محمد حسین آزاد

(1829–1910)

محمد حسین آزاد اردو کے اہم ادیب اور شاعر تھے۔ وہ مشہور شاعر استاد ذوق کے شاگرد اور دہلی اردو اخبار کے مدیر مولوی محمد باقر کے بیٹے تھے۔ان کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی۔ ابتدا میں انھوں نے ملازمت کے سلسلے میں مختلف شہروں کا سفر کیا۔ آخر میں وہ لاہور میں محکمۂ تعلیم میں ملازم ہو گئے۔

لاہور میں انھوں نے انجمن پنجاب کی زیرِنگرانی ایک نئے انداز کے مشاعرے کی بنیاد ڈالی، جس میں شاعروں کو عنوانات دیے جاتے تھے اور انھیں عنوانات پر شعرا نظمیں سناتے تھے۔ یہیں سے اردو میں جدید نظم نگاری یا جدید شاعری کا آغاز ہوا۔

محمد حسین آزاد نے مختلف موضوعات پر کتابیں لکھیں۔ 'آبِ حیات'، 'دربارِ اکبری'، 'نیرنگِ خیال'، 'سخن دانِ فارس' وغیرہ ان کی مشہور کتابیں ہیں۔ وہ ایک صاحب طرز ادیب اور انشا پرداز تھے۔ انھوں نے بچّوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق اردو میں بہت سی ریڈرس بھی لکھیں۔

انھوں نے شاعری میں نئے موضوعات شامل کرنے پر زور دیا اور ''نیچرل شاعری'' کے ایک نئے تصور کو فروغ دینے کی کوشش کی۔ شاعری کو سماجی، اصلاحی اور معاشرتی تعمیر کے ایک وسیلے کے طور پر اختیار کرنے کی باضابطہ روایت بھی آزاد اور حالی سے شروع ہوتی ہے۔

اولوالعزمی

ہے سامنے کھلا ہوا میداں چلے چلو　　باغِ مراد ہے ثمر افشاں چلے چلو
دریا ہو بیچ میں کہ بیاباں چلے چلو　　ہمت یہ کہہ رہی ہے کھڑی ہاں چلے چلو
چلنا ہی مصلحت ہے مری جاں چلے چلو

ہمت کے شہ سوار جو گھوڑے اُٹھائیں گے　　دشمن فلک بھی ہوں گے تو سر کو جُھکائیں گے
طوفان بلبلوں کی طرح بیٹھ جائیں گے　　نیکی کے زور اٹھ کے بدی کو دبائیں گے
بیٹھو نہ تم مگر کسی عنواں چلے چلو

آئینہ دل کا گردِ سفر سے اُجال دو　　پوچھے کوئی ارادہ کدھر ہے تو ٹال دو
شیطاں جو شبہ ڈالے تو دل سے نکال دو　　ہو خوف کا خیال تو بزدل پہ ٹال دو
اور آپ بن کے شیرِ نیستاں چلے چلو

رکھو رفاہِ قوم پہ اپنا مدار تم　　اور ہو کبھی صلے کے نہ امیدوار تم
عزت خدا جو دیوے تو پھر کیوں ہو خوار تم　　دوُرخ کو آب فخر سے رنگِ بہار تم
گلشن میں ہوکے بادِ بہاراں چلے چلو

(محمد حسین آزاد)

سوالات

1۔ 'ہے سامنے کُھلا ہوا میداں چلے چلو' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

2۔ دوسرے بند میں شاعر نے کیا بات کہی ہے؟

3۔ تیسرے بند میں شاعر نے کیا مشورہ دیا ہے؟

4۔ نظم 'اولوالعزمی' کو پڑھ کر کیا تاثر پیدا ہوتا ہے؟